فی رسالہ ۲ر / ۳ر ... دو روپیہ سالانہ

۵۸۶

ماہوار رسالہ

احمدی

ہر انگریزی مہینے میں بلا تعین تاریخ ایک بار شائع ہوتا ہے

مقصد اصلی

اندرونی مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا مفصل و
مکمل جواب دیگر صداقت بانی سلسلہ علیہ الصلوۃ والسلام کا
اظہار کرنا

مجریہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

ایم قاسم علی احمدی پرنٹر پبلشر

اخبار الحق دہلی

مشہور و معروف اخبار قدیم پایہ تخت شہر دہلی سے ہر جمعہ کو ۱۶ صفحوں پر بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان۔ پرکاش۔ مسافر آگرہ جھنگ سیال۔ شانتی پرکاش۔ ارجن۔ اندر۔ مارتنڈ۔ وغیرہ آریہ اخباروں کا نوٹس لینا۔ اُن کے زہریلے اثر کو ہفتہ وار دور کرنا۔ دیانندی باطل تعلیم کے طلسم کو توڑنا۔ اور صداقت اسلام کا زبردست دلائل سے ثبوت دینا۔ باہمی تنازعات سے اجتناب کر کے اخوت و اتحاد و اتفاق کو مسلمانوں میں پیدا کرنا۔ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کا اظہار کر کے اس کے خلاف ہر ایک غلط فہمی کو دور کرنا۔ اور رعایا میں مخلصانہ جوش وفاداری۔ حکام کا پیدا کرنا اس اخبار کا اہم ترین مقاصد میں سے ہے باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ نہایت ہی کم یعنی صرف دو روپے آٹھ آنے مع محصول ڈاک مقرر ہے ہر غیرتمند محبان دین اسلام کا فرض ہے کہ اس کی خریداری منظور فرمائیں۔ اور اس کی توسیع اشاعت میں ہمیشہ ساعی رہیں

المشتہر ایم قاسم علی اڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار الحق دہلی ترا ہا بہرام خان

مختصر فہرست کتب موجودہ مطبع الحق دہلی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تہذیب الاخلاق۔ ایڈیشن اول سرسید مرحوم کے ماہوار رسالہ کی آٹھ جلدیں مکمل و نایاب مجلد	عہ	سرسید کی مشہور کتاب بجواب سر ولیم میور مجلد	ہے
خطبات احمدیہ ایڈیشن اول		کلام الامام منظوم۔ آریوں کے لیئے ایک ناصحانہ نظم	۱/

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی

احمدی کیوں نکلا؟

احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریک سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا
کہ مخالفین سلسلہ کے اہم اعتراضات اور بے دلیل مرویات کا پردہ
کھول کر پبلک کو دکھایا جائے کہ علماء حال کس کس قسم کے فریب اور
دہوکے دے دے کر عوام کو بہکاتے اور صداقت سے دور لے جا کر
ضلالت کے گڑھے میں گراتے ہیں۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن
دلائل سے الحق کا نورانی چہرہ دکھا کر الباطل کو شکست فاش
دی جائے۔ اور حضور سیدنا امامنا حضرت اقدس مسیح موعود
و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مخالفین مدعیان اسلام
کی بیہودہ چالوں کی حقیقت ظاہر کر کے المسیح الموعود کی سچائی عقلی و
نقلی دلیلوں سے ثابت کی جائے اور اس سلسلہ میں اشد معاندین

کے نئے اور پرانے مکذبانہ اعتراضوں کا کافی ووافی جواب دیا جاکر آئے دن کے فسادات اور جدید خیالات وبے جا تعلیات کی بیخکنی کی جائے۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً ایسے بیہودیانہ سوالوں کے جواب نہایت مدلل ومکمل اخبارات سلسلہ ورسالہ جات احمدیہ میں نکلتے رہے۔ اور رہتے ہیں۔ مگر مستقل طور پر خاص اسی غرض کے لیئے ایک ماہواری رسالہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کا پہلا پرچہ یہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بشرط زندگی۔ ثنائی ہفوات وسیالکوٹی لغویات کا بالالتزام اس میں جواب ہو گا۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ

شکریہ

میں ان تمام حامیان دین محبان اسلام احمدی بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مالی اعانت بموجب اشتہار رسالہ ہٰذا کی فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ آمین

اپیل

اس رسالہ کی ضرورت کا احساس کرنیوالے بزرگان سے درخواست ہے کہ اسکی اشاعت میں سعی بلیغ فرماکر ثواب حاصل کریں۔ عہر سالانہ چندہ معہ محصول ڈاک زیادہ نہیں۔ ہر ایک تعلیم یافتہ احمدی کو اسکا خریدار ہونا ضروری ہے تاکہ مخالف کا زہریلا اثر دور کرنے میں یہ تریاق عام ہو جائے۔ عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر الحق

معذرت

مخالفین کے ساتھ جہاد لسانی میں اگر کچھ صراحت یا سختی برتی گئی ہو یا برتی جائے تو وہ بحکم آیاتِ کریمہ مندرجہ ذیل و بموجب اصول مسلمہ معاندین قابل معافی ہے

۱۔ فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم (س بقرہ ع ۲۴) ۲۔ یعنی رجو تمہاری عزت کی پرواہ نہیں کرتے تو تم بھی ان کی نہ کرو۔ بیشک موقع مناسب میں ان سے بدلہ لو پھر بھی اس امر کا لحاظ رکھو۔ کہ جو کوئی تم پر زیادتی کرے۔ اس سے اس کی زیادتی جتنا بدلہ لو" تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۳۸

۲۔ والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا الآیت س الشوریٰ ع ۴۔ ترجمہ اور وہ لوگ کہ جب ان پر زیادتی ہوتی ہے۔ بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے

۳۔ ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولٰئک ما علیھم من سبیل س الشوریٰ ع ۴

ترجمہ۔ اور جو شخص بعد اپنے مظلوم ہونے کے بدلہ لے۔ اس پر کوئی ملامت نہیں۔"

چونکہ الحق کے مکذبین میں اعلے نمبر اہل حدیث امرتسری اور اس کے ہمجنسوں کا ہے۔ شاید وہ قرآنی آیات سے منہ موڑیں۔ اس لیے ان ہی کے مسلمات پیش کرنے ضروری ہیں تاکہ درمگور اتا بخانہ اش باید

رسانید پر بھی عمل ہو جاوے۔ مکذب امرتسری نے تبر اسلام میں جو بجواب نخل اسلام دھرمپال مرتد کے شائع کیا ہے۔ یہ اصول بتایا ہے۔ کہ۔

جب کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت بُرا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا نہیں یقینی اس نے تمام قوم کا دل دکھایا۔ پس اس کے جواب میں حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کرکے اس بدگو کو اسی قدر (بڑا کہکر یا قتل) ستالیں جتنا کہ اس نے سب کو ستایا ہے۔ تب کہیں جاکر عوض معوض گلہ ندارد کا مصداق ہو

بلفظہٖ بقدر الحاجت تبر اسلام صفحہ۴

ایسا ہی امرتسری کے روحانی باپ مولوی محمد حسین بٹالوی نے تتمہ اخبار سفیر ہندوستان امرتسر مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۸۹۶ء میں جو سپاسنامہ بنام مولوی حبیب اللہ امرتسری لکھا ہے اس کے صفحہ ۵ پر بدی کے بدلے بدی کو مشروع مانا ہے۔ چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے

"برائی کے بدلے میں برائی بغرض ردع و سدّ باب برائی کے مشروع ہے"

پس انشاء اللہ احمدی حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے گا۔ بلکہ واجب حق سے بھی جو کہ اس کو پہنچتا ہے بہت کچھ معاف کر دے گا۔ جہاں پر کہ امید اصلاح ہو۔ تاکہ فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ کی بھی تعمیل ہو جاوے

دشمنوں کا وجود اور صداقت مسیح موعود

حضرات ! آپ کو معلوم ہے کہ سیدی و مولائی عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بامر الٰہی مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا۔ اور بلا خوف برد یعلے الاعلان پکار دیا۔ کہ میں خدا تعالےٰ عزاسمہ کی طرف سے چودھویں صدی کا مجدّد اور مامور ہو کر مبعوث ہوا ہوں اور میرا قدم علے منہاج نبوت میرے آقائے نامدار۔ رسول پروردگار سید الانس والجان شفیع المذنبین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے قدم پر ہے۔ اس آواز کو سب نے سنا ہر ایک نے اپنی اپنی فطرت کے مطابق اس کی تصدیق یا تکذیب کی اور وہ طوفان بے تمیزی دنیا میں اُٹھا۔ کہ الامان مگر یہ کیوں ہوا ؟ اس لیئے کہ میرزا منجانب اللہ تھا۔ اگر اس کی اس شدت سے مخالفت نہ ہوتی۔ تو وہ راستبازوں کی جماعت میں داخل نہ ہوتا۔ کیونکہ عادت اللہ یہی ہے کہ جس کو وہ مامور و مقبول بناتا ہے۔ اس کے دشمن بھی شیاطین۔ الانس والجن سے کھڑے کر دیتا ہے۔ تاکہ الحق اور الباطل یعنی

حزب الرحمن و حزب الشیطان کی نبرد آزمائی ہو کر الحق کا غلبہ ظاہر ہو جائے اس سنت اللہ کا قرآن مجید میں بالفاظ صریح بیان موجود ہے جو باموران الہٰی کے دشمنوں کے واسطے عبرتنا ہے۔ چنانچہ خدائے عزوجل سورہ انعام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیٰطین الانس والجن یوحی بعضہم الیٰ بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم و ما یفترون۔ پ ۸ ع اول

ترجمہ اسی طرح ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ ایک دوسرے کو دہوکا بازی سے بیہودہ باتیں (بذریعہ اہل حدیث و مرقع وغیرہ ناقل) پہونکتے رہتے ہیں۔ پس تو انکی اور ان کی افتراپردازیوں کی پرواہ نہ کر۔ تفسیر ثنائی۔ جلد سوم

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہی علی منہاج نبوت مبعوث ہوئے تہے۔ اس لیئے آپ کے لیئے بہی اس قانون الہٰی کے عین مطابق دشمنوں کا وجود ضروری تہا۔ تاکہ راست بازوں سے آپ کی پوری مماثلت ہو جائے لہذا ثناء اللہ جیسے وجودوں کا موجود ہونا۔ مسیح محمدی کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ کذب کی البتہ ایسے دشمنوں کے لیئے نہایت خطرہ کا مقام ہے کہ وہ شقاوت

سے سعد یکر سعادت سے محروم ہو گئے اور شیاطین الانس کی جماعت میں نام درج کرالیا۔

کیا مولوی ثناء اللہ اس سے انکار کر سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ دعوے نہیں کیا کہ میں مامور من اللہ ہوں؟ اور آپ کے مقابلے میں مکذبین نے ناخنوں تک زور لگا کر اپنی عداوت کا ثبوت نہیں دیدیا؟ دیا اور ضرور دیا۔ جس سے یہ امر تو فیصلہ پا گیا۔ کہ ایک طرف مدعی ماموریت ہے۔ دوسری طرف مکذب ومعاند۔ مامور اور اس کی جماعت کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہر ایسے دشمن کو مصداق آیت محولہ بالا کا قرار دے کر عدو المبین من الشیطین سمجھے۔ البتہ اس دشمن حق کو بھی زیبا نہ گنجائش ہو کہ وہ مدعی مجددیت کو اپنے قول زخرف اور افترا سے کاذب۔ اکذب۔ دنیا دار۔ دھوکہ باز۔ دجال اکبر۔ کافر کاھن وغیرہ وغیرہ ناموں سے یاد کر کے روسیاہی حاصل کرے جیسا کہ ثناء اللہ وغیرہ نے یہ سب کچھ اور اس سے بھی زیادہ کہا ہے۔ سو اس کا جواب بھی یہی ہے۔ کہ ان باتوں سے ہی تو معلوم ہوا کہ ایسے لوگ شیاطین الانس میں سے ہیں۔ کیونکہ لست مرسلا بل نظنکم کذبین۔ وما نحن لک بمومنین کہنے والوں کے قدم پر ان کا قدم پڑا ہے اور حضرت مرزا صاحب کا انبیاء و مرسلین کے قدم بقدم ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

اہل حدیث کے لئے بشارت

قرآن مجید سے سنت الٰہی دربارہ مرسلین معلوم ہو جانے کے بعد ہم اہل حدیث کو وہ بشارت بھی سناتے ہیں۔ جو سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے بطریق پیشگوئی بذریعہ اصح الروایات ہم تک پہنچی ہے۔ اور اسی مقدس گروہ کے مشاہیر نے اس پر پورا عمل کر کے بتا دیا ہے کہ وہ ان کے بھی حق میں ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں وہ روایت متفق علیہ موجود ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

۱۔ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ

متفق علیہ مشکوٰۃ جلد چہارم باب تغیر الناس فصل الاول

ترجمہ ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پیروی کرو گے تم ان لوگوں کے طریقوں کی بالشت بہ بالشت دست بہ دست جو تم سے پہلے تھے یہاں تک کہ اگر گھسے ہونگے وہ سوسمار کے سوراخ میں تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے پہلے) وہ یہود

ونصارے ہیں۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے وہ نہیں تو اور کون ہیں " روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے متفق علیہ

۲-

رواہ الترمذی مشکوٰۃ کتاب الفتن فصل الثالث

یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم اگلوں (یہود ونصاریٰ) کی چال پر چلوگے - اعاذنا اللہ

مماثلت بہ یہود ونصاریٰ

ان روایات میں جو پیشگوئی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ ہر ایک مسلمان کے لیئے قابل غور ہے نہایت تاکید اور صراحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ اُمت محمدیہ پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ یہ اُمت یہود اور نصارے کی چال چلے گی۔ کہ اگر ان کے پہلے کسی سوسمار کے سوراخمیں گھسے ہونگے۔ تو امتِ محمدیہ بھی ان کی ریس میں ایسا ہی کرے گی بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہوگا۔ تو یہ امت بھی معاذاللہ ویسا کر دکھائے گی۔ اور اگر وہ بہتر فرقے ہو گئے تھے تو یہ امت ایک قدم ان سے بھی آگے بڑھا کر تہتر فرقے ہوجائیگی غرضکہ اس قدر اشد مماثلت یہود ونصارے سے اس امت کو

ہو گی۔ کہ ایک بال برابر بھی ان سے بدعملی میں کوتاہی نہ کریگی بلکہ بڑھ چڑھکر رہے گی بالشت بہ بالشت ہونے اور سوسمار میں گھسنے وغیرہ کی مثالیں فرما کر بتا دیا ہے کہ ادنےٰ جرائم سے لیکر اعلےٰ کبائر تک یہ امت ان کے قدم بقدم چلے گی۔ اور ان حدیثوں میں بعض اصح اور بعض صحیح اور بعض احسن ہیں اس لئے ان احادیث سے انکار کسی مسلمان کو عموماً اور فرقہ اہل حدیث کو خصوصاً اور ثناء اللہ کو بالخصوص نہیں ہو سکتا۔ اب ایک خداترس دل لے کر سوچنا چاہئے کہ یہ پیشگوئیاں کس فریق پر صادق آئی ہیں؟ آیا حضرت مرزا صاحب سلام علیہ مدعی مسیحائی اور آپ کے مصدقین پر یا مخالفین و منکرین و مکذبین پر؟ سوادنےٰ تامل سے ہر شخص جس کو ذرا بھی قرآن و حدیث و حالات زمانہ سے واقفیت ہو گی۔ فی الفور جان لیگا۔ کہ سلسلہ احمدیہ اور اس کا بانی تو کسی طرح ان احادیث کا مصداق نہیں ہو سکتا لامحالہ ان کے مکذب و مخالف لوگ ضرور بالضرور ان پیشگوئیوں کے نشانہ ہیں اس کے فیصلہ کیلئے ہم اولاً مختصراً یہود و نصاریٰ کے حالات بیان کرتے ہیں ثانیاً ان کے حالات سے جس گروہ کی ظاہراً و کاملاً جزواً و کلاً مطابقت ہو سکتی ہے وہ بتائیں گے وباللہ التوفیق۔

یاد رہے کہ سب سے بڑی خطا اور قابل مواخذہ جرم جو یہودیوں سے سرزد ہوا وہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی تذلیل و تکذیب اور توہین و تکفیر تھی جس کے باعث وہ مغضوب و ملعون قرار دیئے گئے دوسری

بدکاریاں مثلاً تحریف کلام الہی۔ ریاکاری۔ جہوٹے فتوے دینا لوگوں کا مال دہوکہ دیکر لینا۔ مریم صدیقہ پر بہتان لگانا یوم السبت کی بیحرمتی کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب اسی انکار انبیا علیہم السلام کی وجہ سے تہیں اور نصاریٰ کا سب سے سخت ناقابل معافی جرم مسیح ابن مریم میں باوجود اس کو بشر اور نبی ماننے کے خدائی صفات کا ماننا اس کو ابن اللہ جاننا خدائی کا شریک گرداننا آسمان پر چڑہانا۔ خالق الارض والسموات کے داہنے بٹہانا۔ اپنی بداعمالیوں کا اس کو کفارہ بنانا محیی اموات بتانا وغیرہ وغیرہ تہا۔ باقی تمام جرائم۔ مثلاً مریمؑ صدیقہ کو خداوند کی ماں ہونے کی وجہ سے ایک حصہ دار خدائی میں سمجہنا۔ شراب خوری ترک ختنہ وغیرہ وغیرہ خلاف ورزی شریعت الہٰی سب اسی بدعقیدہ الوہیت مسیح کا وبال تہا۔ کہ خدا سے دور اور تقوے سے مجبور ہو کر بے نور ہو بیٹہے خلاصہ کلام یہ کہ ایک مسیح ابن مریمؑ ہی دونوں قوموں کے لیے منجانب اللہ ممتحن مقرر ہوا تہا۔ جس نے افضل العالمین قوم بنی اسرائیل کو جو غرور و تکبر و نخوت و خود بینی میں اندہی ہو رہی تہی ارذل العالمین پاکر قبل کر دیا۔ اور مغضوب و ضالین کا سائن بورڈ آسمان سے منگا کر ان کے گہروں پر لگادیا۔ ربنا لا تجعلنا منہم آمین۔

اب آؤ اس طرف کہ امت محمدیہ کو جب کہ ادنے سے ادنے معاصی میں یہود و نصارے کے قدم بقدم بتایا گیا ہے۔ تو بڑے بڑے اور کبیرہ جرموں میں تو یلاوے وہ ان کے ساتھ بالشت

ببالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ پوری اترے گی۔ اگر ایسا نہیں تو معاذاللہ مندرجہ بالا پیش گوئی لغو اور غلط ہو جائے گی جو ناممکن ہے۔ پس لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس امت کو پورے طور پر اُس امت سے مشابہت ومماثلت بجمیع امور ہونی چاہیئے اور ہے

اوپر ہم نے یہود و نصاریٰ کے اہم جرائم کی فہرست دے دی ہے۔ او وہ اس لیئے کہ تا اس امت میں سے دیکھیں کس جماعت نے اس پیشین گوئی کو پورا کرکے مخبر صادق کے صدق پر مہر کردی ہے سو واضح رہے کہ یہود کا بڑا جرم تکذیب مسیح ہے اس کے مقابلے میں اس مرحومہ اُمّت نے کیا گُل کھلایا۔ آیا اُن سے اپنا قدم ملایا یا پیچھے ہٹایا بغور سنئے۔ تمام اُمّت محمدیہ کا خواہ کسی فرقہ کے ہوں یہ عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریمؑ اللہ کا رسول اور مقربین میں سے ہے۔ اور جس وقت سے کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے اسی وقت سے وہ مسیح ابن مریمؑ کی رسالت پر ایمان لاتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں ما المسیح ابن مریم الا رسول الآیۃ ورسولا الی بنی اسرائیل انی رسول الیکم الآیۃ موجود ہے اور ساتھ ہی اس پر بھی ایمان لاتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریمؑ کو یہود نے صلیب پر قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اس کو بچالیا۔ کیونکہ وہ ذلت کی موت تھی یہاں تک تو یہ ثابت ہوا کہ امت محمدیہ نے یہود کے جرم قبیح تکذیب مسیح کے خلاف تصدیق مسیح کرلی ہے اور اپنا قدم اُن سے پیچھے ہٹالیا جو دلیل ہے اس امر کی کہ یہود کی مماثلت وموافقت کی بجائے اس امر میں

مخالفت اختیار کی یعنی جس مسیحؑ کی یہود نے تکذیب کی اس کی امت محمدیہ نے تصدیق کی جس مسیحؑ کی صلیبی موت کے وہ مدعی بنے اُس مسیحؑ کے بچائے جانے کے یہ قائل ہوئے اور یہ سب کارروائی مفہوم پیشگوئی مخبر صادقؐ کے سراسر خلاف ہے کیونکہ پیشگوئی میں تو امتِ محمدیہ کی یہود کے ساتھ اشد وجہ کی مماثلت مذکور ہے اور یہاں اس کے خلاف ظہور ہے اور یہ ممکن نہیں کہ افضل المرسلینؐ کی مؤکد بقسم پیشگوئی غلط ہو جائے اور سب سے بڑے جرم میں یہ امت یہودیوں سے پیچھے رہجائے یہ ہو نہیں سکتا۔ پس مماثلت کا پیدا ہونا لازمی اور ضروری ہے جس کو ہم انشاءاللہ آگے بیان کرینگے

۱۔ بھلا سوچو تو کہ اگر یہ امت مسیح اسرائیلی کی تکذیب کرتی۔ تو مثل یہود کیوں کہلاتی یہودی ہی نہ بن جاتی کیونکہ جس رسول کی یہود نے تکذیب کی تھی اگر اسی رسول کی یہ امت بھی تکذیب کرتی تو جو نتیجہ اُس تکذیب کا یہودیوں کے حق میں ہوا تھا کہ وہ تکذیب مسیحؑ کے باعث تصدیق خیر الرسل سید الانبیاء مثیل موسےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو گئے وہی نتیجہ ان لوگوں کے لئے ہوتا۔ کہ یہ بھی اُس کی تکذیب کر کے مثیل موسےٰ کی تصدیق سے محروم رہتے اور ایسی صورت میں مثیل یہود نہیں بلکہ ان کو یہودی ہی کہتے

۲۔ پیشگوئی کا منشاء یہ نہیں ہے کہ امت محمدیہ وہی فعل کریگی جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔ بلکہ اس کا مفہوم صاف یہ ہے۔ کہ

کہ ویسے ہی فعل کرے گی۔ وہی فعل۔ اور ویسا ہی فعل ہر ان دونوں میں فرق ہے۔ وہی فعل جب ہو کہ مسیح اسرائیلی کی تکذیب کریں۔ وہی یہں غنیمت ہے اور دنیا میں عزت۔ اور یہ غلط ہے کہ وہی اعمال جو یہود کے تھے اس امت کے ہونگے۔ ایسا سمجھنے سے تو یہ امت امت محمدیہ نہ رہے گی بلکہ امت موسوی بنکر یہودی ہی ہو جائے گی لہٰذا یہ ہیچو قسم اعمال کرے گی جس سے مماثلت کا درجہ حاصل کرے

سوال۔ بتاؤ کہ اس فعل تکذیب مسیح میں جو بڑا گناہ یہود کا تھا۔ اس امت کی مماثلت کس طرح ہوئی اگر نہیں تو پیشگوئی غلط ہوتی جاتی ہے۔ اگر ہوئی تو کیونکر؟

الجواب۔ پیشگوئی سچی! اُس اصدق الصادقینؐ کا فرمودہ جس کی شان میں ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی کا خدائی فرمان ہے۔ ہرگز غلط نہیں ہو سکتا مسلمانوں کا یہ خیال ہی اس پیشگوئی سے غلط ہوا جاتا ہے کہ وہی بنی اسرائیلی نبی مسیح ابن مریمؑ آسمان سے اگر دوبارہ زمین پر اپنا سکہ چلائے گا۔ اور اس کی غلطی یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر اُسی مسیح بنی اسرائیلی کا دوبارہ آنا مانا جائے تو امت محمدیہ کی چار حالتیں اس بارہ میں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ تمام امت محمدیہ کے جمیع مختلف فرقے نہ اس کی تصدیق کریں نہ تکذیب۔

ب ۔ تمام اسلامی فرقے اس کی تصدیق کریں

ج ۔ تمام اسلامی فرقے اس کی تکذیب کریں ۔ معاذ اللہ

د ۔ کچھ فرقے تصدیق اور کچھ فرقے تکذیب کریں

ان چاروں صورتوں میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس پر عمل کرنے سے امت محمدیہ مماثلت یہود پیدا کرے ۔ جس کا ہونا برائے پیشگوئی مذکورہ لازمی اور ضروری ہے ۔ یعنی اگر شق اول پر عمل ہو ۔ تو علاوہ ازیں کہ ہزارہا سال تک جس انسان کو آسمانی قیام گاہ اسی دوبارہ تشریف آوری کے لیے تمام بنی آدم سے نرالے طور پر نصیب ہوئی ہے اس کی یہ عجوبہ رونق افروزی اس امت کی نظر میں محض ایک فعل عبث سمجھی جائے یہود کے بھی سراسر خلاف ہے یہودیوں نے تو اس کی تکذیب کی تھی چپ چاپ نہیں بیٹھے تھے پس یہ فعل یہود کا نہیں جس کے ساتھ بالشت بہ بالشت امت محمدیہ کی مطابقت ہو ۔ اگر شق دوم پر عمل کیا جاوے تو یہ بھی یہود کے خلاف ہے یہود نے ہرگز اس کی تصدیق نہیں کی ۔ اگر شق سوم پر عمل ہو تو یہ بھی خلاف یہود ہے کیونکہ یہود نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ ایک لمبے زمانہ تک تو وہ اس کے مصدق رہے ہوں اور دوسرے کسی زمانے میں جاکر اس کے مکذب ہو گئے ہوں ۔ جیسا کہ امت محمدیہ کا عمل فرض کیا جاوے ۔ کہ تا یوم ورود تو تمام امت اس کو سچا نبی ۔ خدا کا رسول مانتی رہی ہے اور آنکھوں دیکھ کر اس کا انکار کر دے اس میں بھی مماثلت یہود

نہیں ایسا ہی چوتھی شق کے عامل بننے والے شق دوم و سوم کے اندر شمار ہو چکے ہیں یعنے مصدقین شق دوم ہیں اور مکذبین شق سوم میں یہ بہی مخالفت یہود ہے بہر حال یہود سے مماثلت پیدا نہیں ہوگی جب کہ مسیح اسرائیلی تشریف لائے اور مماثلت کا ہونا حسب پیش گوئی مخبر صادق ضروری اور اٹل ہے مگر اسرائیلی نبی کا ورود اس پیشگوئی کو غلط کر رہا ہے لہذا یہ خیال درست نہیں کہ دوبارہ مسیح کے آنے پر امت محمدیہ اس کی تکذیب کر کے اس پیشگوئی کو پورا کر دے گی یہ فخر تو آج ہی مخالفین حضرت اقدس علیہ السلام کو حاصل ہے

پیش گوئی کے مصداق کون ہیں؟

ہم بتاتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے مصداق کون ہیں اور کیونکر ہیں؟ اوپر بہ تفصیل بیان کر دیا ہے کہ اصیل مسیح یعنی بنی اسرائیلی رسول کی تکذیب اصیل یہودی کر کے مغضوب نام پایا۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کھول کر اور قسم کہا کر فرمایا کہ تم یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم۔ دست بدست نعل بالنعل بالشب بالشت پیروی کروگے جس سے بعبارت النص معلوم ہو گیا کہ امت محمدیہ تمام بداعمال وجرائم میں خواہ خفی ہوں یا جلی صغیرہ ہوں یا کبیرہ یہود کے ہم پلہ بلکہ کچھ بڑھکر ہوگی اور یہ بہی تسلیم شدہ امر ہے کہ بڑا جرم یہود کا مسیح ابن مریم کی تکذیب تھی اور اس بڑے جرم کے مقابلے میں بموجب مفہوم پیش گوئی

طابق النعل بالنعل ہونے کی غرض سے اس امت کا بھی ویسا ہی نہ کہ بہی فعل ہونا چاہیئے اور ویسا ہی فعل اسی مسیح اسرائیلی کے وارد ہونے پر نہ تصدیق کرنے اور نہ تکذیب کرنے سے کہلا سکتا ہے تاوقتیکہ ویسا ہی مسیح نہ ہو۔ پس بداہتاً یہ امر بپایہ ثبوت پہونچ جاتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مطابق امت محمدیہ مثیل یہود جب ہی ہو سکتی ہے کہ کوئی **مثیل مسیح** آوے اور مثیل یہود یہ اس کی تکذیب و تذلیل و توہین کریں۔ تب جاکر اس خبر مخبر صادق کی تصدیق ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ سو الحمد للہ کہ خدا نے اپنے پیارے حبیب صلعم کی پیشنگوئی کو حرف بحرف سچ کر دکھایا کہ مثیل مسیح کو بھیجدیا جس کی تکذیب مثل یہود کرکے یہ امت مثیل یہود بنی۔ اور سب سے بڑھ کر تکذیب میں فرقہ اہل حدیث نے عموماً۔ اور ثناء اللہ مکذب نے خصوصاً حصہ لیکر یہود کے قدم سے قدم اور ہاتھ سے ہاتھ جا ملایا۔ جس سے **مثیل یہود** نام پایا۔ فبشرنا ہ بعذاب الیم

یہ امر بھی سوچنے کے لائق ہے۔ کہ خداوند جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ علیہ السلام فرمایا ہے جیساکہ توریت میں موجود ہے کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تجھ جیسا نبی بھیجوں گا" اور قرآن مجید میں اس کی تصدیق ان الفاظ میں ہے۔" انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ لفظ کما سے مماثلت کا اظہار کر دیا۔ اور جیسا بنی اسرائیل کو ان کے زمانے کے عالمین پر فضیلت دی گئی تھی جس کا بیان پارہ اول میں اس طرح ہے۔

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین ط
اس کے مقابلے میں امتِ محمدیہ کو خیر امت کا لقب عطا ہوا۔ ایسا ہی
خلفائے محمدی کو مثیل خلفائے موسوی فرمایا دیکھو الہام الٰہی کے یہ
الفاظ "وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم کما استخلف
الذین من قبلھم" یہاں بھی کما کے لفظ سے مماثلت کو بیان کیا ہے
ان تمام مماثلتوں پر غور کرنے کے بعد ہر اہل دانش سمجھ سکتا ہے
کہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی پچھلے ہونگے نہ کہ وہی پہلے پچھلے بن جاینگے
یا پچھلے ہی پہلے ہو جائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں پچھلے پہلوں جیسے
ہونگے۔ نہ کہ وہی۔ یعنی جو پہلے بھلائی میں ترقی کرتے رہے ان
کے مثیل پچھلے ان سے بڑھ کر نیکی و خدا رسی میں ترقی کرینگے۔ اور
جو پہلے برائی اور بداعمالی میں بڑھتے رہے ان کے مثیل پچھلے بدی
میں چار قدم ان سے آگے ہونگے چنانچہ دیکھ لو۔ موسیٰ علیہ السلام
سے مثیل موسےٰ قرب الٰہی اور کمال انسانی میں نقطہ انتہائی پر پہنچ گیا
اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ موسیٰ کا تنزل
ہوا نہ مثیل موسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی امت موسوی کے خلفا
نے بہت عزت پائی کہ نبی اور رسول بنائے گئے جو شریعت موسوی
یعنی توریت کے تابع رہے۔ جیسے ہارونؑ۔ ادریسؑ یونسؑ یحییٰؑ۔ ذکریا
وغیرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ امتی بھی تھے۔ اور نبی بھی۔ ویسا ہی
ان کے مثیل خلفا محمدی اس قانون مشبہ کے مطابق امتی بھی تھے اور

نبی بھی مگر بپاس ادب رسالت خاتم النبیینؐ بوجہ قرب .... زمانہ رسالت ان کو نبی سے موسوم نہیں کیا گیا۔ خلفاء سے نامزد ہوتے رہے۔ ۱ولاً موسےٰ کے خلفاء سے مثیل موسےٰ کے خلفاء مدارج و مراتب و قرب و روحانیت میں اسی نسبت سے بڑھے ہوئے تھے جس نسبت سے موسٰے سے مثیل موسےٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل تھے یہ ایک صداقت ہے۔ سوچنے والا سوچے اور سمجھنے والا سمجھے۔ معاندین کو یہ کلمہ تیر سے زیادہ جگردوز اور زہر سے زیادہ کڑوا معلوم ہوگا۔ مگر ہم مجبور ہیں۔ کہ سچائی کو چھپا نہیں سکتے۔ ایسا ہی موسٰی کے صحابہؓ و مومنین سے مثیل موسٰے صلعم کے صحابہ و مومنین ایمان و ایقان و مدارج میں اسی نسبت (موسیٰ و مثیل موسےٰ والی) سے افضل و اکرم تھے یہ حصہ افضل تو مقابلتاً۔ اخیار البشر کا ہوا۔ کہ موسٰےؑ سے مثیل موسیٰ افضل۔ خلفائے موسٰےؑ سے خلفائے مثیل موسٰےؑ افضل صحابہ موسٰیؑ سے صحابہ مثیل موسٰےؑ افضل۔ مومنین موسٰےؑ سے مومنین مثیل موسٰےؑ افضل۔

اس کا دوسرا حصہ اسفل جو اشرار الناس ہیں ان کا مقابلہ سنو قوم بنی اسرائیل کو خدائے عزوجل نے خطاب افضیلیت (فضّلتکم علے العالمین) کا عطا فرمایا جو مسیح ابن مریم کے عہد رسالت میں اس کی تذلیل و تکذیب کرنے کے جرم میں چھینا جاکر مغضوب ضالین سے بدلا گیا یعنے جو افضل العالمین تھے وہ اپنی بداعمالیوں کے

باعث ارذل العالمین بن گئے۔ اللهم احفظنا و لا تجعلنا منهم
آمین۔ ان کے مثیل اس امت میں سے انہوں نے مزید بدکرداریاں کرکے بجائے
خیر امت کے مکرم خطاب کے شر امت کے مکروہ درجے پر پہنچ گئے
جس کا ثبوت اہلحدیث اخبار اور الکلام المبین وغیرہ امرتسری کے علاوہ ہر فرقے
کے اخبار و رسالہ جات و تحریرات و بیانات سے زبانزد عام و خاص
ہو چکا ہے۔ اس لئے بیان کی ضرورت نہیں۔ غرضیکہ موسےٰ
اور اُس امت کی نیکوں کے مقابلے میں مثیل موسیٰ اور اُن نیکوں کے
مثیلوں نے نیکی میں سبقت کی اور موسوی امت کے بدکاروں کے
مقابلے میں۔ اُن کے مثیلوں محمدی امت کے بدکرداروں نے بداعمالی میں
اُن سے بڑھ کر ترقی کی۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے زبان وحی ترجمان سے تیرہ سو سال پیشتر فرما دیا
تھا۔ کہ یہ امت یہود بے بہبود کے قدم بقدم چلیگی۔ بلکہ ایک قدم آگے
رہے گی۔ اس تمام تقریر کو بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچنا آسان ہے
کہ پہلی امت کے نیکوں کے مثیل نیک اور بدوں کے مثیل بد اس امت
میں ہونگے۔ اور ہیں۔ اور پیشگوئی مخبر صادق بالکل سچی ہے۔ اس کے
ساتھ ہی یہ بھی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
مثیل موسےٰ اور آپ کے خلفاء مثیل خلفائے موسےٰ بہ نص قرآن
ہیں آپ کی امت مثیل امت موسےٰ بہ نص نبی آخر الزمان صلعم ہے
تو پھر کیسے ممکن ہے۔ کہ جو مسیح آوے وہ وہی نبی اسرائیلی رسول ہووے نہ کہ

اس کا کوئی مثیل جس سے مماثلت امت موسوی اور امت محمدی
کی قائم رہی اور نہ صداقت پیشگوئی محمد صلعم ہی ظاہر ہو اور نہ قرآن مجید
کی تصدیق ہی ہو۔ اگر ایسا نہیں تو بتاؤ موسوی خلفا میں سے مسیح جو آخری
خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ اس کے مقابلے میں بحکم آیت استخلاف لفظ
کما کے مطابق محمدی خلیفہ کون ہے اور کہاں ہے جو اس کا مثیل ہو
اور یہ بھی بتاؤ کہ تمکو جبکہ مثیل یہود کہا گیا ہے۔ تو کس دن تم یہود کے
اس فعل تکذیب مسیح ابن مریمؑ کے مطابق اپنا عمل دکھلاؤ گے۔ تاکہ بالشت
ببالشت ان سے مطابقت ہو؟ اور یہ بھی سوچ لو۔ کہ اگر اسی مسیح رسول
بنی اسرائیل کے تم کسی وقت مکذب بننا چاہو۔ تو یہ اس پیشینگوئی کے خلاف ہے
کیونکہ ایسی حالت میں تم مثیل یہود نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ عین یہودی
بن جاؤ گے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنی پڑے گی
اس لیئے کہ اصیل مسیح کے مکذبین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی
تصدیق نہیں کی جو اسی انکار مسیح کی وجہ سے تھی جسکو قبل ازیں مفصل
لکھہ چکے ہیں پس اس طرح مماثلت بہ یہود نہ ہوگی۔ بلکہ مخالفت بہ یہود ہو گی
کوئی پہلو بھی تم اپنے لیئے اس پیشینگوئی کے مصداق بننے کا جس کا بتانا
لازمی ہے نہیں بتلا سکتے بجز ایک سچی بات کے کہ اصیل یہود نے
اصیل مسیح کی تکذیب کی مثیل یہود نے مثیل مسیح کی۔ اور یہی مدعا ہے اس
پیشگوئی کا نیز سورۃ فاتحہ کی دعا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا

ایک اور طرح سنو!

امت موسیٰ کا فعل

موسیٰ علیہ السلام مسیح ابن مریم سے تیرہ چودہ سو برس پیشتر رسول ہو کر آئے یہود نے انکی تصدیق کی اور ان کی بعثت پر توریت کو اپنا دستور العمل بنایا۔

یہود نے باوجود مسیح موعود کی پیشگوئی پر ایمان رکھنے کے جسکو موسیٰ اور خلفاء موسوی نے فرمایا تھا مسیح موعود کے آتے ہی انکار کر دیا۔ اور اس کی رسالت و مبشرات و منذرات کی مکذب ہو گئے

اصیل یہود اصیل مسیح کی تکذیب کو عین مطابق توریت اور طالمود وغیرہ کتب احادیث مذہب خود کے قرار دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مسیح موعود مطابق پیشگوئیوں مندرجہ صحف احادیث کے نہیں آیا اس لیے قابل تسلیم نہیں

امت محمدیہ کا فعل

ایسا ہی مثیل موسیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ چودہ سو برس پیشتر مثیل مسیح ابن مریم سے تمام جہان کیلئے رسول ہو کر آئے اور مثیل یہود نے آپکی تصدیق کی اور آپکی کتاب قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنایا۔

اسیطرح مثیل یہود نے باوجود مسیح موعود کی پیشگوئی پر ایمان لانیکے جس کو مثیل موسیٰ و مثیل خلفاء موسوی نے فرمایا تھا مثیل مسیح کے آتے ہی انکار کر دیا۔ اور اس کی رسالت و مبشرات و منذرات کے مکذب ہو گئے

اسیطرح مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تکذیب کو عین مطابق قرآن و کتب احادیث کے قرار دیا۔ اور کہا کہ مثیل مسیح مطابق پیشین گوئیوں مندرجہ احادیث کے نہیں آیا۔ اس لیے قابل تسلیم نہیں۔

امت محمدیہ کا فعل	امت موسیٰ کا فعل
اسیطرح مثیل یہود مثیل مسیح کی تکذیب کرکے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے اس فعل سے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ومثیل موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ہے۔	اصیل یہود اصیل مسیح کی تکذیب کرکے یہ نہیں مانتے تھے کہ ہم نے اس فعل سے توریت وصحف انبیاء وموسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی ہے۔

ان موٹی موٹی مماثلتوں سے بالتصریح ثابت ہو گیا کہ امت محمدیہ مثیل یہود بنکر مثیل مسیح کی تکذیب کریگی تب ہی تو یہود کے قدم بقدم رہیگی۔ اور جیسے کام یہودی کرتے تھے ویسے ہی فعل یہ کریگی۔ اگر وہی مسیح جسکی یہود نے تکذیب کی اور برخلاف انکے محمدیوں نے تصدیق کی پھر وارد ہو جاوے تو کسیطرح بھی یہ امت مصداق اس پیشگوئی متفق علیہ کی نہیں ٹھہر سکتی۔ نہ اسکی بعد تصدیق کبھی تکذیب کرینگے اور نہ کسی تجدید تصدیق سے تکذیب سے تو یہودی ہی ہوجاتے اور تصدیق سے مسلمان رہیگی نہ مثیل یہود۔ اور پیشگوئی کے مطابق یہود کے اس جرم قبیح تکذیب مسیح کے مقابلے میں امت محمدیہ کا ویسا ہی فعل ہونا لازمی ہے ورنہ یہود کی پیروی کرکے سوسمار کے سوراخ میں گھسنے کی مثال ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ لہذا نتیجہ صاف ہے کہ مکذبین حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مثیل یہود ہیں اور امرتسری وغیرہ مکذب انہیں سے نمبر اول پر۔ فتفکروا یا اولی الابصار۔

یہانتک بالاختصار ہمنے اس بات کا کافی ثبوت دیدیا ہے کہ یہود نے

مسیح موسوی کی تکذیب کرکے مغضوب نام پایا اور امت محمدیہ میں سے انکے نقش قدم پر چلنے والوں نے مسیح محمدی کی تکذیب کرکے مثیل یہود بننے کا فخر حاصل کیا۔ اب اتنا اور بتادیا جاتا ہے کہ پیشگوئی مذکورۃ الصدر کا مصداق سلسلہ احمدیہ اور اس کا بانی کسی طرح بھی نہیں ہوسکتا۔

احمدیت	یہودیت
(۱) مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مسیحائی و ماموریت کا تھا۔	یہود کا یہ دعوے نہ تھا۔ لہذا مماثلت بہ یہود غلط البتہ مماثلت بمسیح ابن مریم صحیح ہے۔
(۲) متبعین حضرت اقدس نے حسب پیشگوئی مخبر صادق کہ مسیح ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام ہوگا تم میں سے اور بموجب حکم قرآن کہ تم میں سے ہی خلیفہ بنائے جائینگے نہ کہ ان میں سے یعنے امام اور خلیفہ محمدی منکم ہونگے نہ کہ منہم حضرت مسیح موعود خلیفۃ الرسول کی تصدیق کی۔	یہود نے مسیح موعود کی تکذیب کی۔ اور احمدی یہود کے خلاف چال چلے پس یہ مثیل یہود نہ ہوئے کیونکہ یہ مثیل مسیح کے مصدق ہوئے

بعد ازیں مماثلت بہ نصاریٰ کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ حسب پیشگوئی مذکورہ رسالہ ہٰذا نصاریٰ سے قدم کس کا ملا ہے۔ شروع مضمون میں ہم نے بتادیا ہے کہ نصاریٰ کا سب سے بڑا جرم جو ناقابل معافی ہے وہ مسیح ابن مریم میں باوجود اس کو بشر اور نبی جاننے کے خدائی صفات کا ماننا ابن اللہ جاننا خدائی کا شریک گرداننا۔ آسمان پر چڑھانا۔ خدا کے پاس بٹھلانا محیی اموات و

وخالق الاشیاء بنانا وغیرہ ہے۔ اب دیکھو مثیل نصارے نے کہاں تک ان کا ساتھ دیا۔ اور ان کے ہاتھ سے ہاتھ اور قدم سے قدم ملایا ہے

افعال نصاریٰ	افعال مثیل نصاریٰ
(۱) مسیح میں بشریت بھی ہے اور الوہیت بھی مسیح عام بشروں سے نرالا ہے کھانا پینا وغیرہ خواص بشریت ہیں مگر باقی افعال مثلاً مردے زندہ کرنا۔ خالق الاشیاء ہونا۔ اندھوں کو بینا کرنا بیماروں کو شفا دینا آسمان پر جا کر رہنا یہ سب صفات بشر کے نہیں ہیں۔ الہی افعال ہیں۔ ورنہ دیگر انبیاء میں جو کہ بشر ہیں ان صفات میں سے کوئی صفت بروے قرآن دکہلاؤ خصوصاً افضل الرسل میں۔	ایسا ہی ان کی ہاں میں ہاں ملا کر مثیل نصاریٰ نے کہا۔ کہ مسیح کو دیگر انبیاء پر قیاس کرنا غلطی ہے کسی نے کہا مسیح کی ہر ایک بات نرالی ہے۔ کسی نے کہا کہ مٹی کے جانور بنا کر پھونک مارنے سے وہ پرندہ بنا دیتے تھے وہ اندھے مادر زاد اور کوڑھیوں کو اچھا کرتے تھے مردوں کو زندہ کرتے تھے اور لوگوں کے گھر کا مال بتا دیتے تھے وہ آسمان پر رہتے ہیں۔ وہ باوجود خاکی جسم کے کھانے پینے کے محتاج نہیں۔ اور ان پر مرور زمانہ کا کچھ اثر نہیں وہ الآن کما کان کے مصداق ہیں وہی دوبارہ دنیا میں آئینگے سب کو عیسائی یا اہلحدیث یا حنفی یا شیعہ وغیرہ بنائیں گے بس الھفوات۔ یہ ہی مطابقت نصارے کے ساتھ جو بالشت ببالشت اور قدم بقدم کی مصداق ہے۔

برخلاف اس کے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اور اس کے معتقدین کو دیکھو کہ نصارے سے کسقدر مخالفت ہے نصارے کہتے ہیں مسیح زندہ ہے اور احمدی

کہتے ہیں ۔ وہ وفات پاگیا عیسائی کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہے احمدی کہتے ہیں کہ زمین میں ہے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ آئیگا۔ احمدی کہتے ہیں ۔ کہ بعد محمد صلعم کے اس کا آنا کیسا اور جو فوت ہوگیا وہ آرے کہاں سے عیسائی کہتے ہیں وہ مردے زندہ کرتا۔ مادرزاد اندھوں کو آنکھیں بخشتا۔ کوڑھیوں کو شفا دیتا تہا۔ وغیرہ وغیرہ ۔ احمدی کہتے ہیں کہ یہ خلاف ہے۔ کلام الہی کے کہ ایک بشر رسول تمام بنجیسوں سے نرالا ہو اور خدائی صفات اپنے اندر رکھے قطعاً غلط ہے وہ وہی کام کرتا تہا جو اس سے پہلے انبیاء و رسل اس کے بھائی کرتے تھے۔ غرضیکہ پیشینگوئی متفق علیہ کے مصداق احمدی ہرگز نہیں۔ اور چونکہ اس کے مصداق کا ہونا لازمی ہے۔ پس وہی اس کے مصداق ہیں جو نصاری کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اور اس کو خدائی صفات سے موصوف کرتے اور تمام رسولوں سے علیحدہ اور جمیع بشروں سے نرالا بشر قرار دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کا قیاس دیگر انبیاء و رسل پر قیاس مع الفارق ہے اور وہ سب سے بڑھکر اہلحدیث ہیں جن کا اعلےٰ نمبردار مکذب مرسل بے مثیل نصاری ہے۔

الحمد للہ علی احسانہ۔ کہ بحول و قوت الہی ہم نے آیت کریمہ سے جو قانون الہی کی مبین ہے کہ اللہ تعالی ہر نبی کے دشمن دنیا میں بنا دیتا ہے۔ جان لیا کہ ثناء اللہ جیسے وجودوں کا ہونا صداقت مسیح موعود علیہ السلام کی دلیل ہے اور اس کے مقابلے میں جب تک ثناء اللہ کوئی ایسی آیت نہ پیش کرے کہ اسی طرح جھوٹے مدعیان نبوت کے دشمن بھی خدا تعالی مومنوں میں سے بنا دیا کرتا ہے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا گیا ہے کہ خدا سچوں کے دشمن بنایا کرتا ہے۔ تاکہ انکی

سچائی کالشمس فی النہار ہوجائے ایسا ہی وہ قانون الٰہی جو مفتری علی اللہ مدعی نبوت کاذب کے لیے خداوند کریم نے اس کے مقابلے میں ظاہر فرمایا ہو کہ ان کے لیے بھی گالیاں دینے والے بُرا کہنے والے تردید و تکفیر و تکذیب و توہین و تذلیل کرنے والے مومنین ہی سے دشمن بنا دیا کرتا ہے تب تو ہم مان لینگے کہ ثناء اللہ اور اس کے ہمخیالوں اور ہمزبانوں کا وجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں بھی دشنام دہی اور تکذیب و توہین کرنے کے واسطے اس قانونِ الٰہی کے مطابق موجود کیا گیا ہے اور جب تک ایسا نہ ہو اس وقت تک ہمارا دعوے اصحیح کہ مرزا صاحبؑ صادق تھے اور ان کے مخالف عدو شیاطین الانس ہیں سے کاذب ہیں۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است

دوسری بات بھی بپایہ ثبوت پہنچی ہوئی ہے کہ پیش گوئی متفق علیہ کا مصداق دونوں گروہوں یعنی احمدی اور ان کے معاندین میں سے معاند گروہ ہی ہے۔ احمدی ہرگز نہیں اور مماثلت یہود و نصارے کرنے والے زیادہ تر یہی بدقسمت لوگ ہیں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ کیونکہ اصیل مسیح کے بدترین دشمن یہی یہودی تھے جو الحدیث ہی بنے ہوئے طالمود وغیرہ کتب احادیث کو اپنا دستور العمل اپنی سمجھ کے مطابق بنا بیٹھے تھے۔ پس النعل بالنعل یہاں بھی وہی معاملہ ہے کہ اصیل یہود نے اصیل مسیح کی تکذیب کی۔ اور مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تب جا کر کہیں ہم ہلیہ ہوئے جو مفہوم ہے پیشگوئی مذکورہ کا ورنہ ثناء اللہ یا اس کا کوئی

ہمسفیر امورات ذیل کا جواب رقم کرے تو ہم انشاءاللہ اس پر غور کرینگے۔

خلاصہ امور جواب طلب از اہل حدیث وغیرہ مخالفین حق

(۱) وہ متفق علیہ روایت و دیگر احادیث جو بطور شواہد و تائید روایت مذکورہ در بارہ مماثلت بہ یہود پیش کی گئی ہیں۔ اصح اور صحیح ہیں یا نہیں؟

(۲)۔ اگر ہیں۔ تو یہ امت محمدیہ کے لیئے بطور پیش گوئی کے ہیں یا نہیں؟

(۳) اگر ہیں۔ تو ان میں یہود ونصاریٰ کے ساتھ اس امت کی بجمیع کبائر وصغائر مماثلت کلی کا ارشاد ہے جو مغائرت کو چاہتا ہے یا عینیت کا یعنی یہودی ہی بن جائیگا؟

(۴) اگر مماثلت کا ہے۔ تو فرمائیے یہود نامسعود تکذیب مسیح جیسے فعل قبیح کے مرتکب ہوئے یا نہیں۔؟

(۵) اگر ہوئے تو ان کے مقابلے میں بغرض مماثلت تمہارا بھی ویسا ہی فعل شنیع یعنے تکذیب مسیح ہونا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ پیش گوئی کا مفہوم یہی ہے کہ تم یہود کی ذرا ذرا سی بداعمالی میں قدم بقدم رہوگے تو بھلا پھر بڑے جرائم میں وہ کیونکر تم سے سبقت لے جاسکتے ہیں؟

(۶) اگر ہونا چاہیے۔ تو بتلاؤ کہ کیا اصیل مسیح کی تکذیب کرکے یہ حق مماثلت تم ادا کر سکتے ہو۔ یا مثیل مسیح کی؟ کیونکہ اصیل مسیح کی تکذیب سے تم مثیل یہود نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ یہودی ہی بن جاؤ گے۔

(۷) اگر اُسی مسیح اسرائیلی کی تکذیب تم کرو گے تو پھر مسلمان کیسے رہو گے۔ اس سے تو ارتداد لازم آوے گا۔ جو نہ مماثلت بہ یہود ہے اور نہ مسلمانی کی نشانی۔ سو چکر جواب دو کہ اسرائیلی مسیح کی تکذیب کا نتیجہ جو یہود کو ملا وہ یہ تھا کہ وہ خاتم المرسلینؐ کی تصدیق سے بھی محروم رہ گئے۔ پس اُسی مسیحؑ کی تکذیب سے کیا تم بھی کبھی شفیع المذنبینؐ سے منکر ہو جاؤ گے؟ اگر ایسا کرو تو یہ نہ مماثلت بہ یہود ہے۔ اور نہ پیشگوئی کا مفہوم۔ پس یہود کے مثیل تم تب ہی بن سکتے ہو جبکہ کوئی مسیح کا مثیل آوے مسیح اسرائیلی کا آنا تمہاری مثیل یہود بننے کو کافی نہیں ہے تاوقتیکہ کوئی مسیح نہ آوے جو تمکو مثیل یہود بنادے

(۸) اب بتاؤ کہ تمہاری مماثلت بہ یہود کے لیے کسی مثیل مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(۹) پھر بتاؤ کہ تمہارے زمانہ میں ایک مامور من اللہ مثیل مسیح ہو کر آیا تو تم نے اس کی توہین تکذیب تکفیر کرکے اصیل یہود کے ساتھ بالشت بہ بالشت اور قدم بہ قدم مماثلت پیدا کر کے مثیل یہود بن کر پیشگوئی متذکرہ صدر کو پورا کر دیا۔ یا نہیں؟

(۱۰) جبکہ اصیل یہود نے اصیل مسیح کی تکذیب کرکے خطاب افضل العالمین چھنوا کر مغضوب و ذلیل کا طوق پہن لیا۔ تو

مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تکذیب کر کے خیر امت کا تاج مسلّم چھوڑ کر شر امت کا لقب اور غضب و ذلت کا خلعت زیب تن کر لیا۔ یا نہیں؟ تلک عشرۃ کاملہ

تیسری بات۔ ناظرین رسالہ ہذا سے یہ درخواست ہے کہ اس پیش گوئی کے مطلب و معنی پر خوب نظر رکھیں۔ اور بھولیں نہیں انشاء اللہ ہم کئی موقعوں پر امت یہود کے ساتھ امت ہذا کی مماثلت و مشابہت آیندہ دکھلاتے رہینگے۔ یہ ایک وسیع اور نیا مضمون ہے۔ انشاء اللہ پر لطف اور جامع ہو گا۔ خدا تعالےٰ مجھے اس کی تکمیل کی توفیق دے۔

آمین!

ناصحانہ نظم

ثناء اللہ اگر تجھ میں ہے کچھ شرم و حیا باقی
تو بول اٹھ اب تری ذلت میں ہے کیا رہ گیا باقی
جو تجھ میں آدمیت تھی وہ مدت سے گئی گذری
سواے اک یہودیت کے ہے اب تجھ میں کیا باقی

نہ کچھہ باقی رہا ہے علم و فضل و عقل و دانش سے
نہ بو ایماں کی تجہہ میں ..... نہ زہد و اتقا باقی
کہاں کی افضلیت۔ مولویت ہے لیئے پھرتا
یہودوں میں نہ تجہہ جیسے بہت تھے پارسا باقی؟
بنا پھرتا ہے علم خشک پر مغرور ہو۔ فاضل!
نہیں ہیں کیا تجہہ سے بڑھکر منکر اسلام کیا باقی؟
خدا کے برگزیدوں کی نہ کر تکذیب اے ناداں!
خدا سے ڈر اگر تجہہ میں ہے کچھہ خوف و رجا باقی
مکذب انبیاؤں کے جو تھے بدبخت تجہہ جیسے
کلام اللہ میں جن کا ہے۔ اب تک تذکرہ باقی
ہوا انجام کیا ان کا ذرا قرآن میں پڑھ لے
بتا ان کا کہاں ہے تجہہ سوا کوئی پتا باقی
تجھے لازم ہے عبرت حال سے ان کے کرے حاصل
اگر اس کے لیئے تجہہ میں ہے کچھہ فکر رسا باقی
جری اللہ کی تکذیب سے ثابت کیا تو نے
کہ دشمن انبیاؤں کا ہے تو ہی اک رہا باقی
مرے ہیں سینکڑوں کافر دعائے ابن مریم سے
نہیں ہے کیا حدیثوں میں یہی یہ ابتک لکھا باقی؟
مباہل بن کے خود تو نے نہ کیوں یہ آزما دیکھا؟

مختصر فہرست کتب نایاب موجودہ الحق ایجنسی دہلی

اشاعۃ السنۃ نبویہ۔ مولوی محمد حسین
صاحب بٹالوی کا۔ ماہوار رسالہ مجلد
جلد اول بابت ۱۸۷۸ء عا
" دوم بابت ۱۸۷۹ء ۓ
" چہارم بابت ۱۸۸۱ء ۓ
" پنجم بابت ۱۸۸۲ء ۓ

الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ
اڈیشن اول مولوی صدیق حسن خان نواب
بھوپال کی مشہور تصنیف متضمن حالات مبارک
حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ
علیہ وسلم مجلد عہ

اقتراب الساعۃ۔ اڈیشن اول۔ خلف
نواب صدیق حسن خاں کی اردو تصنیف جسمیں
حالات ونشانات قرب قیامت وظہور
مسیح ومہدی علیہ السلام وخروج دجال و
یاجوج ماجوج کے قابل دید حالات ہیں
نایاب کتب قیمت صرف عا

حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ۔ فارسی
صدیق حسن خاں کی مشہور ومعروف تالیف
جامع حالات ونشانات وآیات قیامت
ونزول مسیح ومہدی علیہ السلام وخروج
دجال نایاب مجلد اڈیشن اول صر

تسلیۃ المصاب در رسالہ منجیات ومہلکات
فضائل صبر۔ از قرآن وحدیث وبیان موجبات
نجات وہلاکت مفصل از قرآن واحادیث
مولفہ نواب بھوپال اڈیشن اول مجلد عہ

حدیث الغاشیہ مولفہ نواب صدیق حسن
ابتدا آفرینش دنیا سے تاقیام قیامت کے
حالات وواقعات از کتب اسلامیہ مجلد عا

ہمارا مذہب

اس کتاب میں عاجز قاسم نے حضرت اقدس
مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام
مرحوم ومغفور کا مذہب حضور ہی کی جملہ تصانیف
مبارکہ براہین احمدیہ سے لیکر پیغام صلح تک
سے ہر ایک مسئلہ کے متعلق بلفظہ نقل کر کے
جمع کردیا ہے جس سے تمام معترضین دم بخود
ہوگئے اور کسی کو آج تک جرأت نہ ہوئی کہ آپکا
مذہب آپ کی تصانیف سے بلفظہ کتاب ہذا
کے خلاف ثابت کر سکے۔ احمدیوں کی کتاب عمدہ
خوشخط مجلد صرف ۱۰ر منیجر الحق ایجنسی دہلی

که مٹ جاتا سبھی جھگڑا نہ رہتا کچھ ترا باقی

مُغل کو دیکھکر تو فارسی بھولا ہی کرتا تھا

مگر شوخی وہی اب تک ہے کیوں اے بیحیا باقی؟

خدا کا ہاتھ اگر خود کرے گا فیصلہ تیرا

رہیں گے کب تلک تیرے بھلا جور و جفا باقی

بہت نزدیک ہے اے غافل اب تقدیر ربانی

نہ دشمن ہی رہیں گے اور نہ اُن کے اقربا باقی

نصیحت مان لے قاسم کی اے امرتسری ناداں

اگر اسلام کی تیرے بدن پر ہے ردا باقی

اطلاع

احمدی نمبر اول میں ... امتِ محمدیہ کا مثیل یہود ہونا باحسن وجوہ بیان ہو چکا ہے آیندہ بھی انشاء اللہ موقعہ بموقعہ اس مماثلت کا ذکر ہوتا رہیگا اگلا نمبر احمدی کا بحول و قوت الٰہی انشاء اللہ عجیب مضمون کا شائع ہوگا جس کی سرخی "علماء خلف" ہوگی۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی اشاعت کی جلد توفیق عطا فرمائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ احمدی کسی مقررہ تاریخ پر شائع ہو۔ بلکہ بلاقید وقت ہر ماہ میں ایک جلد اس کی ہدیہ ناظرین ہوتی رہے گی۔ اور ہر سال میں ۱۲ رسالے نکال دیئے جائیں گے۔

عاجز قاسم علی احمدی۔ مولف

۲۳۔ دسمبر ۱۹۱۰ع

[illegible]

تبرک متبرک رجسٹری شدہ

عکس نامہ مبارک حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوقس سلطان

یہ اس مبارک خط کا فوٹو ہے جو رسول اللہ صلعم نے مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس سلطان کو حاطب بن بلتعہ عمرو بن عمیر بن سلمہ کے ہاتھ مہر ثبت لگا کر بھیجا تھا۔ آپ نے سنہ ہجری میں یہ خط روانہ فرمایا تھا۔ یہ نامہ متبرک بعض فرانسیسی سیاحوں نے ان سفروں میں جو قبط کی جانب کیے تھے۔ ایک سفر میں پایا یعنی مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں ایک راہب کے پاس سے خرید اور سلطان عبدالحمید خان اول دولت عثمانیہ کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوا سلطان نے اسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ وہاں سے اس مبارک مراسلے کا فوٹو اتارا گیا۔ اور پایہ تخت قدیم دہلی سے نور نظر اہل اسلام ہوا۔ اس مبارک مراسلہ کی نقل موجودہ عربی میں معہ ترجمہ اردو مقابل میں ہے۔ میری رائے اور خواہش یہ ہے کہ ہر ایک کلمہ گو اور محمدی کے گھر میں یہ مبارک فوٹو رہنا چاہیئے۔ جو خوشنما آئینہ میں لگایا جاکر باعث نزول برکت و زینت مکان بنایا جائے بجز دہلی کے یہ مبارک تحفہ دوسری جگہ نہیں مل سکیگا۔ ایک دفعہ منگا کر کم از کم اسکی زیارت سے مشرف ہو جاؤ پھر اگر آپ کی آنکھیں منور نہ ہو جائیں۔ تو واپس بھیجدو ہم فوراً واپس لے لینگے۔

ہدیہ فی عکس صرف عہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر الحق ایجنسی دہلی

مصحف عثمانی رجسٹری شدہ

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ کے قرآن مجید کے ایک صفحہ کا اصلی فوٹو رجسٹری شدہ جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے ہر مسلمان سے زینت مکان بنا دے۔ ہدیہ فی عکس صرف عہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر الحق ایجنسی دہلی